سبق..4

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ مسلمانوں کے مشہور خلیفہ تھے۔ خلیفہ بننے سے پہلے وہ بڑی شان وشوکت کی زندگی گزارتے تھے لیکن خلیفہ بنتے ہی ان کی زندگی بالکل بدل گئی۔ انہوں نے شاہانہ ٹھاٹ باٹ ترک کر دیا۔ اپنے سارے قیمتی لباس، سامان اور بیوی کے زیورات بیت المال میں داخل کر دیئے اور انتہائی سادہ اور پاکیزہ زندگی گزارنے لگے۔

خلیفہ بننے کے بعد وہ سادہ لباس پہنتے، معمولی کھانا کھاتے اور کچے سے مکان میں رہتے تھے۔ ان کے بیوی بچوں کی زندگی بھی سادگی سے گزرنے لگی۔ وہ چاہتے تو اپنے بیوی بچوں کو لذیذ کھانے کھلا سکتے تھے، عمدہ کپڑے پہنا سکتے تھے لیکن انہیں بیت المال سے رقم لینا گوارا نہ تھا۔

ایک مرتبہ کا ذکر ہے، عید قریب تھی۔ سب لوگ اپنے بچوں کے لئے نئے نئے کپڑے بنوا رہے تھے۔ حضرت عمرؓ بن عبدالعزیز کے بچوں نے بھی اپنی ماں سے نئے کپڑوں کی فرمائش کی۔ ماں بے چین ہوگئیں۔ وہ شوہر کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور سارا حال بیان کیا۔ بیوی کی بات سن کر انہوں نے فرمایا'' فاطمہ! میرے پاس اتنی رقم کہاں ہے کہ بچوں کے لئے نئے کپڑے بنوا سکوں؟''

حضرت عمر بن عبدالعزیز انتہائی ایمانداری سے بیت المال کی حفاظت کرتے تھے۔ نہانے یا وضو کرنے کے لئے سرکاری باورچی خانے میں گرم کیا ہوا پانی استعمال نہیں کرتے تھے۔ انہیں بیت المال میں رکھی ہوئی مُشک کو سونگھنا تک گوارا نہ تھا۔

ایک رات وہ کسی سرکاری کام میں مصروف تھے اور سرکاری چراغ جل رہا تھا۔ اتنے میں ایک

ملاقاتی صرف ان کی خیریت دریافت کرنے کے لئے آ گیا۔ انہوں نے سرکاری چراغ بجھا دیا اور اپنا ذاتی چراغ منگوا کر جلایا۔

حضرت عمرؒ بن عبدالعزیز، اپنے اردگرد خوشامدیوں کو دیکھنا پسند نہیں کرتے تھے۔ وہ اکثر عالموں کو بلواتے اوران سے نصیحت کی درخواست کرتے۔ وہ چاہتے تھے کہ علما انصاف کرنے میں ان کی رہنمائی کریں۔ نیکی کے کاموں میں مدد کریں۔ حاجت مندوں کی حاجتیں ان تک پہنچائیں اوران کے سامنے کسی کی غیبت نہ کریں۔

وہ ملازموں کے آرام کا خیال رکھتے اور کسی کام کو کم تر نہیں سمجھتے تھے۔ ایک بار، رات کو کسی مہمان سے گفتگو فرما رہے تھے کہ دفعتاً چراغ جھلملانے لگا۔ قریب ہی ایک ملازم سویا ہوا تھا۔ مہمان نے کہا کہ اس کو جگا دوں؟

بولے: ''سونے دو''

مہمان نے کہا: ''میں خود اٹھ کر چراغ ٹھیک کردوں؟''

فرمایا: مہمان سے کام لینا مناسب نہیں۔''

آپ خود ہی اٹھے۔ برتن سے زیتون کا تیل لیا اور چراغ کو ٹھیک کر کے پلٹے تو کہا:

''جب میں اٹھا تھا تو عمر بن عبدالعزیز تھا اور جب پلٹا تب بھی عمر بن عبدالعزیز ہوں۔''

ان کے زمانے میں بڑی خوش حالی تھی۔ لوگ ان کے پاس کثرت سے مال لاتے اور کہتے کہ غریبوں میں بانٹ دیجئے لیکن وہ یہ کہہ کر مال واپس کر دیتے تھے کہ حاجت مند نہیں ملتے، پھر یہ مال کسے دیا جائے؟

انہوں نے لوگوں کی سہولت کے لئے سرائیں بنوائیں، شراب پر پابندی لگائی، بے جا رسموں کو ختم کیا۔ غلاموں اور باندیوں کو آزاد کرایا۔ شاہی خاندان کے لوگوں اور حکومت کے افسروں کے ظلم وستم سے عوام کو نجات دلائی۔ ان کی خلافت کا زمانہ صرف دو سال پانچ مہینے رہا۔ حیرت اس بات پر ہے کہ اتنے کم عرصے میں یہ سارے اصلاحات عمل میں آ گئیں۔ تاریخ میں ایسے عادل، نیک اور پرہیزگار اسلامی حکمراں کا نام ہمیشہ روشن رہے گا۔ ان پر اللہ کی رحمت ہو۔

☆ماخوذ

مشق

معنی یاد کیجیے:

بیت المال	—	ایسی جگہ جہاں روپیہ اور مال رکھا جاتا ہے
حاجت مند	—	ضرورت مند، محتاج
سرائے	—	مسافر خانہ
عادل	—	عدل (انصاف) کرنے والا
مُشک	—	کستوری (ایک قسم کا خوشبودار مادہ جو ہرن کی ناف سے نکلتا ہے)
اصلاح	—	خرابیوں اور برائیوں کو دور کرنا
حکمراں	—	بادشاہ، حاکم
پاکیزہ	—	پاک صاف
رقم	—	روپیہ پیسہ
لذیذ	—	لذت والا، مزیدار
غیبت	—	کسی کی غیر موجودگی میں اُس کی برائیوں کو بیان کرنا

سوچیے اور جواب دیجیے:

1۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی زندگی خلیفہ بننے کے بعد کیوں بدل گئی؟

2۔ عید میں بچوں کے لئے نئے کپڑے کیوں بنوائے جاتے ہیں؟

3۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عام انسانوں کی اصلاح کے لئے کون کون سے کام کیے؟

خالی جگہوں کو دیئے ہوئے الفاظ سے بھریئے:

1۔ خلیفہ بننے سے پہلے وہ............کی زندگی گزارتے تھے۔

(شان وشوکت، الفت ومحبت)

2۔ انہوں نے شاہانہ.................ترک کر دیا۔

(ٹھاٹ باٹ، رہن سہن)

3۔ انہیں.....................سے رقم لینا گوارا نہ تھا۔

(بیت المال، سرکاری خزانہ)

4۔ اپنے اردگرد.................کو دیکھنا پسند نہیں کرتے تھے۔

(خوشامدیوں، دوستوں)

ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

مصروف، عید، چراغ، مہمان، لباس

دیئے ہوئے واحد الفاظ سے جمع بنائیے:

خلیفہ، خدمت، رقم، عالم، غریب

ان الفاظ کی ضِد لکھئے:

زندگی، عالم، نیکی، کم تر، خوش حالی

ان سوالات کے جواب دیجیے:

1۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خلافت کا زمانہ کتنا تھا؟

2۔ عید کے موقع پر انہوں نے بچوں کیلئے نئے کپڑے کیوں نہیں بنوائے؟

3۔ ایک ملاقاتی کے آنے پر خلیفہ عمر بن عبدالعزیز نے سرکاری چراغ کیوں بجھادیا؟

4۔ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز نے چراغ جلانے کیلئے ملازم کو کیوں نہیں جگایا؟

غور کیجیے:

آپ نے دیکھا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز خلیفہ بننے کے بعد کیسی سادہ اور پاکیزہ زندگی گزارنے لگے۔ انہوں نے لوگوں کی سہولت کیلئے بہت سارے کام کئے مگر اپنے اور اپنے گھر والوں کے لئے کبھی سرکاری خزانہ سے رقم لینا گوارا نہیں کیا۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ہم ضرورت مندوں کی مدد اور لوگوں کی بھلائی کرنا سیکھیں۔

عملی سرگرمی:

☆ اپنے محلے اور آس پاس میں غور سے دیکھیے اور کوئی ایک برائی کے متعلق لکھیے جن کی اصلاح کی ضرورت آپ محسوس کرتے ہیں۔ آپ ان برائیوں کی اصلاح کیسے کریں گے؟ اپنے دوستوں کو بتائیے!